سوال

(200) مردار ہڈی کی تجارت جائز ہے یا ناجائز؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردار ہڈی کی تجارت جائز ہے یا ناجائز مردار ہڈی سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک حلال و حرام جانور مردہ کی ہڈی جیسے ۔ کتا ۔ سور وغیرہ کی ہڈی بھی مل کر رہتی ہے اس کی تجارت کا کیا حکم ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ حلال جانوروں کی ہو تو بلا شبہ جائز ہے ملی جلی بے امتیاز ہو تو مشتبہ ہے ۔ واللہ اعلم (اہل حدیث مرتسر جمادیالاول سن 42ھ)

شرفیہ ۔ ماکول اللھم 1 ۔ مذبوح کی ہڈی کے جواز پر کلام نہیں ۔ اور غیر ماکول اللحم کے استعمال کو ہاتھی دانت پر قیاس کر کے جواز پر استدلال ہو سکتا ہے کہ حدیث و آثار صحابہ سے ہاتھی دانت کا استعمال ثابت ہے اور استعمال و فروخت کا حکم ایک ہے ۔ قال النبی ﷺ فی اخر حدیث طویم یا ثوبا ننا شترلفاطمة قلادة من عصب وسوارین من عاج انتھی

<u>1 ۔ ماکول اللحم وہ جانور ہیں شرعاجن کا گوشت حلال ہے ۔ (12 ۔ راز)</u>

(ابو سعید شرف الدین دہلوی)

تشریح

ہڈی کی تجارت جائز ہے ۔ ماکول اللحم کی ہو یا غیر ماکول اللحم صحیح بخاری ص 170 جلد 1 میں ہے ۔ قال حماد لا باس بریش المیتة وقال الزري فی عظام الموتی نحولافیم وغیرہ ادرکتنا سا من سلف العلماء یمتشطون بھا وید ھنون فیھا لا یرون بہ باسا وقال بنسیر ینوابراہیملا باس بتجة لاعاج انتھی

یعنی حماد بن ابی سلمان کوفی فقیہ نے کہا کہ مردار کے پر میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی مردار کا پر نجس نہیں ہے ۔ ماکول اللحم کا پر ہو یا غیر ماکول اللحم کا ہو اور زہری نے مردار جانور جیسے ہاتھی وغیرہ کی ہڈیوں کے بارے میں یعنی ان جانوروں کی ہڈیوں کے بارے میں جو غیر ماکول اللحم ہیں کہا کہ میں نے بہت سے علماء سلف کو پایا کہ وہ ان ہڈیوں کے کنگھے استعمال کرتے تھے ۔ اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور ابن سیرین اور ابراہیم نے کہا کہ ہاتھی کی دانت کی تجارت میں کچھ مضائقہ نہین ۔ ان بہت سے علمائے سلف ارا ابن سیرن وابراہم کے قول کی تایئد ابو دوود کی اس حدیث سے ہوتی ہے ۔

یا ثوبان اشتر لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج الی اخرہ

(کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارک الفوری عفی اللہ عنہ)(فتاوی نزیریہ جلد دوم ص 3)(فتاوی ثنائیہ جلد 2 ص 141)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 204

محدث فتویٰ